داغِ سجدہ
کی
شرعی حیثیت
امام احمد رضا قادری رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
مسلم کتابوی لاہور

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم وعلیٰ آلہٖ وصحبہٖ اجمعین

کتاب ——— داغِ سجدہ کی شرعی حیثیت

ماخوذ از ——— اَلسِّنیّۃُ الانیقۃ فی فتاویٰ افریقہ (۱۳۳۶ھ)

مصنّف ——— امام احمد رضا قادری علیہ الرحمۃ

طبع اوّل ——— محرم الحرام ۱۴۱۸ھ
مئی ۱۹۹۷ء

طابع ——— ملی اعجاز پرنٹرز لاہور

صفحات ——— ۱۶

خوشنویس ——— احباب کتابت راجپوت مارکیٹ اردو بازار لاہور

قیمت ——— [illegible] روپے

ملنے کا پتا

مسلم کتابوی دربار مارکیٹ گنج بخش روڈ لاہور نمبر ۵۴۰۰۰

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدٍ طِبِّ الْقُلُوْبِ وَ دَوَائِهَا وَعَافِيَةِ الْاَبْدَانِ وَ شِفَائِهَا وَنُوْرِ الْاَبْصَارِ وَضِيَائِهَا وَعَلٰى اٰلِهٖ وَصَحْبِهٖ وَسَلِّمْ

اِستفتاء

بعض نمازیوں کو سبب کثرت نماز کے ناک یا پیشانی پر جو سیاہ داغ ہو جاتا ہے۔ اس سے نمازی کو قبر میں اور حشر میں خداوند کریم جَلّ جلالُہٗ کی پاک رحمت کا حصّہ ملتا ہے یا نہیں اور زید کا کہنا یہ ہوتا ہے کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے، یہ قول زید کا باطل ہے یا نہیں۔

—

الجواب

اللہ عزّوجلّ صحابۂ کرام محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وعلیہم وسلم کی تعریف میں فرماتا ہے۔

سِیۡمَاهُمۡ فِیۡ وُجُوۡهِهِمۡ مِّنۡ اَثَرِ السُّجُوۡدِ۔ ان کی نشانی ان کے چہروں میں ہے۔

سجدے کے اثر سے صحابہ وتابعین سے اس نشانی کی تفسیر میں چار قول ماثور ہیں،

اوّل : وہ نور کہ روزِ قیامت ان کے چہروں پر برکتِ سجدہ سے ہوگا یہ حضرات عبداللہ بن مسعود و امام حسن بصری و عطیہ عونی و خالد حنفی و مقاتل بن حیان سے ہے

دوم: خشوع و خضوع و روشِ نیک جس کے آثار صالحین کے چہروں پر دنیا میں ہی بے تصنّع ظاہر ہوتے ہیں، یہ حضرت عبداللہ بن عباس و امام مجاہد سے ہے۔

سوم: چہرے کی زردی کہ قیامُ اللیل وشب بیداری میں پیدا ہوتی ہے یہ امام حسن بصری و ضحاک و عکرمہ و شمر بن عطیہ سے ہے۔

چہارم: وضو کی تری اور خاک کا اثر کہ زمین پر سجدہ کرنے سے ماتھے اور ناک پر مٹی لگ جاتی ہے یہ امام سعید بن جبیر و عکرمہ سے ہے۔

ان میں پہلے دو قول اَقْوٰی وَاَقْدَم ہیں کہ دونوں خود حضور سیدِ عالم کی حدیث سے مروی ہیں اور سب سے قوی اور مُقدّم پہلا قول ہے کہ وہ حضورِ اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ

۱؎ پارہ ۲۶ آیت ۲۹ الفتح

۲؎ اقوٰی، سب سے قوی ۳؎ سب سے اول۔

وسلم کے ارشاد سے بسندِ حسن ثابت ہے[1] رواہ الطبرانی

فی معجمیہ الاوسط والصغیر وابن مردویۃ عن اُبیّ بن کعب رضی اللہ تعالی عنہ قال قال رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فی قولہ عزّوجل سِیمَا ھُمْ فِی وُجُوھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْد قَالَ النُّوْر یوم القیمۃ

ولہذا امام جلال الدین محلی نے جلالین میں اسی پر اقتصار کیا

اَقُوْل سوم میں قدرے ضعف ہے کہ وہ اثرِ بیداری ہے نہ اثرِ سجود وہاں بیداری بغرض سجود ہے اور چہارم سب سے ضعیف تر ہے کہ وضو کا اثر سجود نہیں اور مٹی بعد نماز جھاڑ دینے کا حکم ہے یہ سیما ونشانی ہوتی تو زائل نہ کی جاتی۔ اُمید ہے کہ سعید بن جبیر سے اس کا ثبوت نہ ہو بہر حال یہ سیاہ دھبّہ کہ بعض کے ماتھے پر کثرتِ سجود سے پڑ جاتا ہے۔ تفاسیرِ ماثورہ میں اس کا پتہ نہیں بلکہ حضرت عبد اللہ بن عباس و سائب بن یزید و مجاھد رضی اللہ تعالیٰ عنہم سے اس کا انکار ماثور۔

تفسیر ماثورہ میں عدمِ ثبوت ہی نہیں بلکہ آثارِ صحابہ میں اس کے خلاف روایات موجود ہیں

روایت نمبر ۱: طبرانی نے معجم کبیر اور بیہقی نے سنن میں حمید بن عبد الرحمن سے روایت کی ہے۔ سائب بن یزید رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے پاس حاضر تھا، اتنے میں ایک شخص آیا جس کے چہرے پر سجدہ کا داغ تھا، سائب رضی اللہ تعالیٰ

---

[1] ترجمہ: کہ طبرانی نے معجم اوسط اور ابن مردویہ نے اُبیّ بن کعب رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس نشانِ سجود کی تفسیر میں فرمایا کہ قیامت کے دن ان کے چہروں کا نور مراد ہے ۱۲

عنہ نے فرمایا۔

لقد فسد هذا وجهه اما والله ما هي السيما التي سمي الله ولقد صليت على جبهتي منذ ثمانين سنة ما اثر السجود بين عينيّ

بے شک اِس شخص نے اپنا چہرہ بگاڑ لیا سُنتے ہو خدا کی قسم یہ وہ نشانی نہیں جس کا ذکر قرآن مجید میں ہے۔ میں اسّی برس سے نماز پڑھتا ہوں میرے ماتھے پر داغ نہ ہوا۔

روایت نمبر ۲: سعید بن منصور وعبد بن حمید وابن نصر وابن جریر نے مجاہد سے روایت کی اور یہ سیاق اخیر ہے۔

حدثنا ابن حميد ثنا جرير عن منصور عن مجاهد في قوله تعالىٰ سِيمَاهُمْ فِي وُجُوهِهِم مِّنْ أَثَرِ السُّجُودِ قال هو الخشوع فقلت هو أثر السجود فقال انه يكون بين عينيه مثل ركبة العنز وهو كما شاء الله

یعنی منصور بن المعتمر کہتے ہیں، امام مجاہد نے فرمایا اِس نشانی سے خشوع مُراد ہے میں نے کہا بلکہ داغ جو سجدے سے پڑتا ہے فرمایا ایک کے ماتھے پر اتنا بڑا داغ ہوتا ہے جیسے بکری کا گھٹنا اور باطن ہیں ویسا ہے جیسی اس کیلئے خدا کی مشیّت ہوئی یعنی یہ دھبّہ تو منافق بھی ڈال سکتا ہے۔

روایت نمبر ۳: ابن جریر نے بطریق مجاہد حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت کی کہ فرمایا۔

اما انه ليس بالذي ترون ولكنه سيما الاسلام وسجيته وسمته وخشوعه

خبردار یہ وہ نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو بلکہ یہ اِسلام کا نُور، اِس کی خصلت، اِس کی روِش، اِس کا خشوع ہے۔

روایت نمبر۴: بلکہ تفسیر خطیب شربینی پھر فتوحات سلیمانیہ میں ہے۔

قال البقاعی ولا یظن ان من السیما ما یصنعہ بعض المرائین من اثر ھیأۃ سجود فی جبھتہ فان ذالک من سیما الخوارج وعن ابن عباس عن النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم انہ قال انی لابغض الرجل واکرھہ اذا رأیت بین عینیہ اثر السجود

یعنی یہ نشانِ سجدہ جو بعض ریاکار اپنے ماتھے پر بنا لیتے ہیں یہ اس نشانی سے نہیں یہ خارجیوں کی نشانی ہے اور ابنِ عباس سے روایت مرفوع آئی کہ میں آدمی کو دشمن ومکروہ رکھتا ہوں جبکہ اس کے ماتھے پر سجدے کا اثر دیکھتا ہوں۔

اقول: اس روایت کا حال اللہ جانے اور بفرضِ ثبوت وہ اس پر محمول جو دکھاوے کے لیے ماتھے اور ناک کی مٹی نہ جھاڑے کہ لوگ جانیں یہ ساجدین سے ہے اور وہ انکار بھی سب اسی صورت ریا کی طرف راجع ورنہ کثرتِ سجود یقیناً محمود اور ماتھے پر اس سے نشان خود بن جانا نہ اس کا روکنا اس کی قدرت میں ہے نہ زائل کرنا، نہ اس کی اس میں کوئی نیتِ فاسدہ ہے تو اس پر انکار کرنا متصور اور مذمت ناممکن بلکہ وہ من جانبِ اللہ اس کے عملِ حسن کا نشان اس کے چہرے پر ہے تو زیرِ آیتِ کریمہ سِیْمَاھُمْ فِیْ وُجُوْھِھِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ داخل ہو سکتا ہے کہ جو معنیٰ فی نفسہٖ صحیح ہو اور اس پر دلالت لفظ مستقیم اسے معانیٔ آیاتِ قرآنیہ سے قرار دے سکتے

ہاں کما صرّح بہ الامام حجۃ الاسلام وعلیہ درج عامۃ المفسرین الاعلام ۔ اب یہ نشان اسی محمود و مسعود نشانی میں داخل ہوگا جس کی تعریف اس آیت کریمہ میں اس کی گنجائش ہے ۔

لاجرم : تفسیر نیشاپوری میں اسے بھی آیت میں برابر کا محتمل رکھا۔

تفسیر کبیر میں اسے بھی تفسیر آیت میں ایک قول بتایا ۔

کشاف وارشاد العقل میں اسی پر اعتماد کیا۔

بیضاوی نے اسی پر اقتصار کیا اور اس کے جائز بلکہ محمود ہونے کو اتنا بس ہے کہ سیدنا امام سجاد زین العابدین علی بن حسین بن علی المرتضےٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہم کی پیشانی پر سجدہ کا یہ نشان تھا۔

مفاتیح الغیب میں ہے قولہ تعالیٰ سِیمَاهُمْ فیہ وجہان احدہما ان ذلک یوم القیمۃ وثانیہما ان ذلک فی الدنیا وفیہ وجہان احدہما ان المراد ما یظہر فی الجباہ بسبب کثرۃ السجود الخ

انوار التنزیل میں ہے یرید السمۃ التی تحدث فی جباھہم من کثرۃ السجود ۔

غرائب القرآن میں ہے یجوز ان تکون العلامۃ امرا محسوسا وکان کل من علی بن الحسین زین العابدین وعلی بن عبداللہ

نمبر۱ خلاصہ یہ ہے کہ مفاتیح الغیب میں ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فرمان "سِیمَاهُمْ" میں دو وجوہ ہیں ایک یہ کہ یہ نشانی قیامت کے دن سے متعلق ہے دوسری وجہ یہ ہے کہ یہ دنیا سے متعلق ہے اور اس دوسری وجہ میں پھر مزید دو احتمال ہیں ایک یہ ہے کہ "سیما" سے مراد وہ نشان ہے جو کثرت سجود کی وجہ سے پیشانیوں پر ظاہر ہوتا ہے ۔

۲ وہ داغ مراد ہے جو ان کی پیشانیوں میں کثرت سجدہ سے پیدا ہوتا ہے ۔ ۱۲ ۔

بن عباس یقال لہ ذو الثفنات لان کثرۃ سجودھما احدثت فی
مواضع السجود فیھما اشباہ ثفنات البعیر و الذی جاء فی
الحدیث لا تعلبوا صورکم ای لا تخذ شرھا و عن ابن عمر
رضی اللہ تعالیٰ عنھما انہ رایٰ رجلا اثر فی وجھہ السجود
فقال ان صورتک انفک و وجھک فلا تعلب وجھک
و لا تشن صورتک محمول علی التعمد ریاءً و سمعۃً
و یجوز ان یکون امرا معنویا من البھاء و النور[1]

کشاف میں ہے المراد بھا السمۃ التی تحدث فی جبھۃ السجاد
من کثرۃ السجود و قولہ تعالیٰ من اثر السجود یفسرھا
ای من التاثیر الذی یؤثرہ السجود و کان کل من العلیین
علی بن الحسین زین العابدین و علی بن عبد اللہ بن عباس
ابی الاملاک یقال لہ ذو الثفنات لان کثرۃ سجودھما احدثت فی مواقعہ منھما اشباہ ثفنات البعیر[2]

---

[1] ترجمہ یہ جو علامت سجدہ کہ آیت میں ذکر فرمائی جائز ہے کہ امر محسوس ہو۔ امام علی بن حسین زین العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم دونوں کو گھٹے والا کہا جاتا کہ کثرتِ سجدہ سے دونوں صاحبوں کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور وہ جو حدیث میں آیا کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے ہے کہ انہوں نے ایک شخص کو دیکھا کہ اس کے چہرے (یعنی ناک) پر سجدے کا نشان ہو گیا تھا، اس سے فرمایا: تیرے ناک اور منہ تیری صورت ہیں تو اپنا چہرہ داغی نہ کر دو اور اپنی صورت عیبی نہ بناؤ۔ یہ اس صورت پر محمول ہے کہ دکھاوے کیلئے قصداً گھٹے ڈالے اور جائز ہے کہ وہ علامت امر معنوی ہو یعنی صفا و نورانیت ۱۲

[2] ترجمہ: اس نشانی سے وہ داغ مراد ہے کہ کثیر السجدہ شخص کو پیشانی میں کثرتِ سجود سے پیدا ہوتا ہے اور وہ

(بقیہ آگے)

وكذا عن سعيد بن جبير هي السمة في الوجه فان قلت فقد جاء عن النبي صلى الله تعالى عليه وسلم لا تقلبوا صوركم وعن ابن عمر رضي الله تعالى عنهما انه رأى رجلا قد اثر في وجهه السجود فقال ان صورة وجهك انفك فلا تقلب وجهك ولا تشن صورتك قلت ذلك اذا اعتمد بجبهته على الارض لتحدث فيه تلك السمة وذلك رياء ونفاق يستعاذ بالله منه ونحن فيما حدث في جبهة السجاد الذي لا يسجد الا خالصا لوجه الله تعالى وعن بعض

حاشیہ بقیہ

جو فرمایا کہ سجدے کے اثر سے یا اس مراد کو واضح کرتا ہے یعنی اس تاثیر سے جو سجدے سے پیدا ہوتی ہے اور دونوں علی، امام علی بن حسین زین العابدین و حضرت علی بن عبد اللہ بن عباس پدر خلفاء رضی اللہ تعالیٰ عنہم گھٹے والے کہلاتے کہ کثرتِ سجود سے ان کی پیشانی وغیرہ مواضع سجود پر گھٹے پڑ گئے تھے اور یوں ہی امام سعید بن جبیر سے اس کی تفسیر مروی ہے کہ وہ چہرہ پر نشان ہے۔ اب اگر تو کہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے حدیث تو یہ آئی ہے کہ اپنی صورتیں داغی نہ کرو اور عبد اللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے روایت ہے کہ انہوں نے ایک شخص کے چہرہ پر داغ سجدہ دیکھ کر فرمایا کہ تیرے چہرے کی سوبھا تیری ناک ہے تو اپنا چہرہ داغی نہ کر اور اپنی صورت نہ بگاڑ میں کہوں گا یہ اس کے بارے میں ہے جو زمین پر پیشانی زور سے گھسے تاکہ یہ داغ پیدا ہو جائے یہ ریا و نفاق ہے کہ اس سے اللہ عزوجل کی پناہ مانگی جاتی ہے اور ہمارا کلام اس نشان میں ہے جو اس کثیر السجود کے چہرے میں خود پیدا ہوتا ہے جو خاص اللہ عزوجل ہی کے لیے سجدہ کرتا ہے اور بعض سلف نے کہا ہم نماز پڑھتے تو ہمارے ماتھوں پر کچھ نشان نہ ہوتا اور اب ہم دیکھتے کہ کسی نمازی کے ماتھے پر اونٹ کا سا گھٹا ہے معلوم نہیں کہ اب سر زیادہ بھاری ہو گئے ہیں یا زمین زیادہ کرتی ہو گئی۔ یہ بھی انہوں نے اسی کو کہا جو ریا و نفاق یہ گھٹا قصداً ڈالے ۱۲

المتقدمین کنا نصلی فلا یری بین اعیننا شیئ وتری احدنا الان یصلی فیری بین عینیہ رکبۃ البعیر انما ندری اثقلت الرؤس ام خشنت الارض وانما اراد بذلک من تعمد ذلک للنفاق۔

تفسیر علامہ ابو السعود آفندی میں ہے[1] (سِیمَاهُمْ) ای سمتہم (فِیْ وُجُوْهِهِمْ) ای فی جباہہم (مِنْ أَثَرِ السُّجُوْدِ) ای من التاثیر الذی یوثرہ کثرۃ السجود وما روی من قولہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم لاتعلبوا صورکم ای لاتسموھا انما ھو فیما اذا اعتمد بجبہتہ علی الارض لیحدث فیہا تلک السمۃ وذلک محض ریاء ونفاق والکلام فیما حدث فی جبہۃ السجاد الذی لایسجد الا خالصا لوجہ اللہ عزوجل وکان الامام زین العابدین وعلی بن عبد اللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم یقال لہاذو الثفنات لما احدثت کثرۃ سجودھما فی مواقعہ منہما اشباہ ثفنات البعیر قال قائلہم

دیار علی والحسین وجعفر   وحمزۃ السجاد ذی الثفنات

نہایہ ومجمع البحار میں ہے فی حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما[2] انہ رأی رجلا بانفہ اثر السجود فقال

---

[1] اس کا خلاصہ ترجمہ وہی ہے جو عبارت کشاف کا ہے۔

[2] ترجمہ: ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی حدیث میں ہے کہ انھوں نے ایک شخص کی ناک پر سجدہ کا داغ دیکھا فرمایا اپنی صورت داغی نہ کر یعنی سجدے میں ناک پر اتنا زور نہ دے کہ داغ پڑ جائے

او تعلب صورتک یقال علیہ اذا وسمہ المعنی

لا توثر فیھا بشدۃ اتکائک علی انفک فی السجود

ناظر عین الغریبین و مجمع بحار الانوار میں ہے ای او تشین صورتک بشدۃ انتحائک

علی انفک۔

بالجملہ ! زید کا قول[2] باطل محض ہے اور امام زین العابدین و حضرت علی بن عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے مبارک چہروں پر یہ نشان ہونا اس کے قول کو اور بھی مردود کر رہا ہے اور ایک جماعت علماء کے نزدیک آیت کریمہ میں یہ مراد ہونا جس سے ظاہر کہ صحابۂ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کے بھی یہ نشان تھا اور یہ کہ اللہ عزوجل نے اس کی تعریف فرمائی اب تو قول زید کی شناخت کی کوئی حد نہ رکھے گا۔

تحقیقِ حکم

اَقُول اور اس بارے میں تحقیق حکم یہ ہے کہ دکھاوے کے لیے قصداً یہ نشان پیدا کرنا حرام قطعی و گناہ کبیرہ ہے اور وہ نشان معاذ اللہ اس کے استحقاقِ جہنم کا نشان ہے جب تک توبہ نہ کرے۔

---

[1] ترجمہ: حدیث ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما کے یہ معنی ہیں کہ ناک پر بشدت زور ڈال کر اپنی صورت نہ بگاڑ ۱۲

[2] زید کا یہ قول کہ جس شخص کے دل میں بغض کا سیاہ داغ ہوتا ہے اس کی شامت سے اس کی ناک یا پیشانی پر کالا داغ ہو جاتا ہے۔

اور اگر یہ نشان کثرتِ سجود سے خود پڑ گیا تو وہ سجدے اگر ریائی تھے تو غافل جہنمی اور یہ نشان اگرچہ خود جرم نہیں مگر جرم سے پیدا ہوا لہٰذا اسی ناریت کی نشانی،

اور اگر وہ سجدے خالصًا لِوَجْہِ اللّٰہ تھے مگر یہ اس نشان پڑنے سے خوش ہوا کہ لوگ مجھے عابد ساجد جانیں گے تو اب ریا آگیا اور یہ نشان اس کے حق میں مذموم ہوگیا،

اور اگر اسے اس کی طرف کچھ التفات نہیں تو یہ نشان نشانِ محمود ہے اور ایک جماعت کے نزدیک آیۂ کریمہ میں اس کی تعریف موجود ہے۔ امید ہے کہ قبر میں ملائکہ کے لیے اس کے ایمان و نماز کی نشانی ہو اور روزِ قیامت یہ نشان آفتاب سے زیادہ نورانی ہو جبکہ عقیدہ مطابق اہلِ سنّت و جماعت صحیح وحقانی ہو ورنہ بد دین گمراہ کی کسی عبادت پر نظر نہیں ہوتی ہے جیسا کہ ابن ماجہ وغیرہ کی احادیث میں نبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم سے ہے یہی وہ دھبا ہے جسے خارجیوں کی علامت کہا گیا۔ بالجملہ بد مذہب کا دھبا مذموم اور سنّی میں دونوں احتمال ہیں ریاء ہو تو مذموم ورنہ محمود اور سنّی پر ریا کی تہمت تراشنا لینا اس سے زیادہ مذموم و مردود کہ بدگمانی سے بڑھ کر کوئی بات جھوٹی نہیں قالہ سیدنا رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم۔ واللہ تعالیٰ أعلم